بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُورج زمین کے گرد گھُومتا ہے

محمدن طبی اوپن یونیورسٹی کا علمی مقابلہ کی رپورٹ

یونیورسٹی آفس نمبر ۶۰ راوی روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سورج

زمین

کے گرد گھومتا ہے

محمڈن اوپن یونیورسٹی کا علمی مقابلہ کی رپورٹ

یونیورسٹی آفس نمبر ۶۰ راوی روڈ لاہور

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مقابلہ کرانے کی ضرورت

محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی نے نومبر ۱۹۸۲ء کو اپنا نصاب وزارتِ تعلیم کو پیش کر دیا تھا اور وزارتِ تعلیم کو نوٹس گزار دیا تھا۔ جس کا مقصد انجمن ہلالِ احمر سے نظامِ تعلیم چھیننا مراد ہے۔ کیونکہ سابق پینتیس سال سے وزارتِ تعلیم نے انجمن ہلالِ احمر کے استبداد کو جاری رکھا ہے اور مسلمانوں کو تعلیم سے محروم رکھا ہے۔

وزارتِ تعلیم نے نوٹس اور نصاب حاصل کر کے وزارتِ صحت کو روانہ کر دیا اور یہ اطلاع بھی دی کہ ماہرینِ نصاب مذکورہ کا معائنہ کریں گے۔ لیکن وزارتِ صحت نے ایک سال تک معائنہ نہ کیا اور نا ہی اس مقصد کو محسوس کیا۔ اس طرح محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی نے اپنی علمی برتری کو ثابت کر کے وزارتِ تعلیم اور صحت کو لاجواب کر دیا۔

قانون کے مطابق وزارتِ تعلیم تین ماہ کے اندر اندر جائزہ لے کر محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کو منظور کرنے کی مجاز تھی۔ یا کم از کم نامنظور کرنے کی مجاز تھی لیکن وزارتِ تعلیم نے اپنا یہ حق تاخیر کے سپرد کر کے محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کے ہاتھ مضبوط کر دیئے۔

قانون کے مطابق تربیت کی تمام تربیت گاہوں کا اجراء وزارتِ تعلیم کرتی ہے۔ لیکن جاری ہونے والی تربیت گاہ کی سفارش متعلقہ شعبہ سے ہونا لازمی ہے۔ محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کیونکہ اسلامی یونیورسٹی ہے اس لئے محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کے قیام کی سفارش ہلالِ احمر کے محرکین کے لئے غیر مفید ہے۔

ہلالِ احمر نے خاموشی سادھے رکھی۔ ادھر محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کے طلباء کو یہ خدشہ تھا کہ شاید وزارتِ تعلیم اور صحت محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کی سند یا ڈگری کو غیر قانونی قرار دے کر جعلی نہ سمجھ لیں۔ یہ غیر یقینی صورتحال

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کے فروغ کے لئے مضر تھی اور طلباء کے شکوک کا ازالہ اور محمڈن اوپن یونیورسٹی کو منظور شدہ قرار دلانا ضروری تھا۔

یونیورسٹی منظور کرانے کے دو طریقے مروج ہیں۔ اول یہ کہ وزارتِ تعلیم کو نصابِ تعلیم پیش کیا جائے وزارتِ تعلیم متعلقہ تعلیم کے شعبہ کو نصاب پیش کرنے کے بعد رپورٹ حاصل کر کے یونیورسٹی کھولنے یا نا کھولنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ دوم وزارتِ تعلیم نئی کھلنے والی یونیورسٹی کو دعوت دیتی ہے کہ وزارتِ تعلیم جو کچھ مروجہ یونیورسٹیوں میں تربیت دے رہی ہے اگر مروجہ تعلیم غیر موزوں یا غلط ہے تو اس کو چیلنج کیا جائے۔

محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی نے مذکورہ بالا دونوں طریقے استعمال کئے اور اس طرح وزارتِ تعلیم کے آئینی اجازت نامہ کو حاصل کر لیا ہے اور اب وزارتِ تعلیم سمیت وزارتِ صحت بھی محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی نہیں چاہتی تھی کہ وزارتِ صحت یا وزارتِ تعلیم چرب زبان ہی سے محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کو منظور کر لیں بلکہ محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کی یہ خواہش ہے کہ باقاعدہ علمی افادیت کے بعد حتمی عزت و احترام بحال ہونا چاہیئے۔ لہٰذا یہی مقصد حاصل کرنے کے لئے محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی نے یہ مقابلہ کرایا ہے۔

اس مقابلہ سے وزارتِ تعلیم کے پاس کوئی ایسا جواز باقی نہیں رہ گیا جس کے تحت وزارتِ صحت اور تعلیم محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کے قیام کو جعلی قرار دے سکیں۔ طلباء کے ذہن میں اب یہ خدشہ باقی نہیں رہنا چاہیئے کہ محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کی ڈگری شاید تسلیم شدہ ہو یا نہ ہو۔

ڈگری کے تسلیم شدہ ہونے کی ضمانت یہ دی گئی ہے کہ داخلہ ملتے ہی طالب علم اپنی کلینک پریکٹس شروع کرے اگر وزارتِ صحت کے مقرر کردہ اہلکار طالب علم کا چالان کریں تو ادارہ خود رقم کی ادائیگی کرے گا اور طالب علم کی تمام رقم

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

واپس کر دی جائے گی، بلکہ عزت و آبرو کا بھی عوضانہ پیش کیا جائے گا اور یونیورسٹی کے تسلیم شدہ ہونے کی ضمانت یہ دی گئی ہے کہ وزارتِ تعلیم یا صحت کو اگر کوئی اعتراض لاحق ہو تو وزارتِ تعلیم و صحت پیش کر کے پچیس ہزار روپے کا انعام بھی حاصل کریں اور آئندہ کے لئے یونیورسٹی بھی بند کر دیں۔

اب یہ طلباء اور وزارتِ تعلیم و صحت کے ذمہ ہے کہ وہ یونیورسٹی کی دونوں ضمانتوں کا فائدہ اٹھا کر کوئی نہ کوئی عمل پیش کریں وگرنہ یونیورسٹی اپنی تمام تر آئینی حدود کو گزر کر منظور شدہ ادارہ بن چکی ہے اور وزارتِ تعلیم اس یونیورسٹی کے منظور شدہ ہونے کے الفاظ اپنے ہی کھاتوں اور رجسٹروں میں سے حذف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔

مغربی یعنی GREEK یونیورسٹیوں کا یہ پیشہ بنا رہا کہ وہ اپنی دھاک بٹھانے کے لئے اپنے ہی کسی رکن کو اپنے فلسفہ کی تردید میں کھڑا کر دیتی تھیں اور بعد میں مقابلہ کے وقت حسبِ پروگرام وہ رکن شکست کھا جاتا۔ اس طرح دنیا کی آنکھوں میں دھند دھول دی جاتی تھی اور یہ ثابت کر دیا جاتا کہ یونانی یعنی مغربی (GREEK) فلسفۂ حیات ہی درست ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کو محمدن یونیورسٹی پہلے تین پوائنٹ پر ہی شکست دیتی ہے۔

۶ - یہ کہ سورج و زمین کی گردش کا تنازعہ طے شدہ نہیں ہے کیونکہ حضورؐ نے انگلی کے اشارہ سے سورج کو واپس کر کے حضرت علیؓ کی نمازِ عصر ادا کرائی ہے اور امام غزالیؒ نے ابن سینا یہودی کو سورج و زمین کی گردش کے مقابلہ میں شکست دی ہے۔

۷ - یہ کہ سورج کا زمین سے اوسط فاصلہ محض ایک فرضی اعداد میں ظاہر کیا گیا ہے۔

۸ - یہ کہ ۲ جنوری کو سورج اگر زمین کے قریب ترین ہوگا تو موسم گرما ہونا چاہیئے اور جولائی میں موسم سرما ہونا چاہیئے۔ بقیہ تجربات ان تین پوائنٹس کے علاوہ ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ قارئین اسلامی فلاسفہ اور یونانی فلاسفہ کے درمیانی نزاع کا فیصلہ علمی نکتہ نگاہ سے دیں گے۔ اگر قارئین یہ شبہہ رکھیں یا یہ ثابت کر دیں کہ محمدن میڈیکل اوپن یونیورسٹی نے تجربات غلط پیش کئے ہیں تو ایسے اصحاب کی خدمت میں آج بھی مبلغ پچیس ہزار روپے پیش کئے جائیں گے۔

(ادارہ)

Marfat.com

سورج زمین کے گرد گھومتا ہے

سائنسدانوں کیلئے محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی کا انعامی مقابلہ

مشاہدہ: جس نقطہ نظر کو مرکز مان کر ایک چکر مکمل کیا جائے۔ اس نقطہ پر ۳۶۰ شعاعیں پیدا ہوتی ہیں۔ سورج کو مرکز تسلیم کر کے زمین ۳۶۵ یوم میں ایک چکر کس اصول سے پورا کرتی ہے؟ ایسے ماہر فلکی سائنسدان کو مبلغ پچیس ہزار روپے انعام کے علاوہ ایچ ڈاکٹر کی اعزازی ڈگری بھی دی جائے گی جو مرکز پر کے زاویوں کا مجموعہ ۳۶۵ ثابت کرے۔ مشاہداتی ثبوت کا حل بمعہ ریاضی اشکال ۱۵ نومبر ۱۹۸۳ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک وصول کیا جائے گا۔ اس کے بعد کامیاب امیدوار کا اعلان کر دیا جائے گا۔

عالمی تحریک حکمت وطب مشرق والسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

ہیڈ آفس قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ گلی نمبر ۳۵۔ لاہور۔

پاکستان میں بھی مغربی یونیورسٹیاں ایسا ہی کرتی تھیں۔ کسی نجومی یا رومال کو مقابلہ میں کھڑا کر دیا اور حسب خواہش بیانات اخبارات میں شائع کرا کے حکمرانوں اور رعایا کی آنکھوں میں دھند دھول دی۔ اکثر و بیشتر ایسے مقابلے ہوتے رہے ہیں اور اسلامی فلسفہ حیات کو نامکمل اور فرسودہ ثابت کرتے رہے ہیں۔ فرنگیوں کے قرآنی ترجمہ کو بطور حوالہ پیش کرتے رہے ہیں۔ اب خبر نہیں یہ نجومی لوگ کس سڑک کی پٹڑی پر خواب استراحت فرما رہے ہیں؟

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی۔

زیر سرپرستی: عالمی تحریک حکمت وطب مشرق و اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

قلعہ لچھمن سنگھ، راوی روڈ، گلی نمبر ۳۵، لاہور۔ ۲

علمی مقابلہ کی اطلاع

بخدمت جناب سیکرٹری وفاقی وزارت تعلیم، اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلام آباد

عالی جاہ!

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی سورج اور زمین کی گردش کے تنازعہ کا مقابلہ منعقد کرا رہی ہے۔ لہٰذا ۸۳-۱۱-۱۵ تک اپنے شعبہ صحت و فلکیات کے ماہرین سے مشاہدہ کا جواب بذریعہ رجسٹرڈ پارسل روانہ کریں۔

جواب میں یہ واضح کیا جائے کہ زمین سورج کے گرد چکر ۳۶۵ یوم میں کیسے کاٹتی ہے۔ جبکہ نقطہ پر کے زاویوں کا مجموعہ ۳۶۰ ہوتا ہے۔ یونیورسٹی نے اس دعوے کی تشہیر بذریعہ اخبار کرادی ہے۔ (جس کی کاپی منسلک ہے)

اگر ۱۵ نومبر تک وزارت تعلیم کے ماہرین مقابلہ میں شامل ہو کر حتمی جواب مہیا کرنے میں ناکام رہے تو یہ ان کی شکست تصور ہوگی۔ نیز وزارت تعلیم کا غلط نظریات پر قوم کے سرمایہ کا زیاں ثابت ہوگا۔ اگر ۳۶۵ زاویے ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے تو انعام کی رقم کے مستحق شمار ہوں گے۔

نقل کاپی برائے اطلاع پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ بذریعہ شعبہ فلکیات وحیاتیات و فزیالوجی،

محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی

چانسلر محمد اکرم عربی

مورخہ: یکم نومبر ۱۹۸۳ء

Marfat.com
Marfat.com

شعبہ فلکیات ۔ جامعہ پنجاب
DEPARTMENT OF ASTRONOMY
UNIVERSITY OF THE PUNJAB

UNIVERSITY OBSERVATORY
Cust Road, LAHORE - 4

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب محمّد اکرم عربی صاحب

السلام علیکم ۔ آپ نے یکم نومبر ۱۹۸۳ء کو جناب سیکرٹری وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد کی خدمت میں جو تحریر کیا تھا اور اس کی ایک نقل جناب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کو بھجوائی تھی وہ ہمیں ملی ہے ۔ اخبارات میں آپ کا شائع شدہ اشتہار بھی نظر سے گزرا ہے ۔ خط میں سورج اور زمین کی گردش کو ایک تنازعہ قرار دیا گیا ہے اور زمین کی دوری گردش کے متعلق اس رائے کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ وزارت تعلیم "غلط نظریات" پر قوم کا سرمایہ ضائع کر رہی ہے ۔ مندرجہ ذیل سطور میں ہم اس موضوع پر اپنی وضاحت پیش کر رہے ہیں ۔ ہمارے اس جواب کا یہ مقصد نہیں کہ آپ کے مشتہر کردہ انعامی مقابلے میں شرکت کی جائے ۔ بلکہ اس میں اُس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی جو اس طے شدہ سائنسی مسئلے کے متعلق بعض حضرات میں پائی جاتی ہے ۔

زمین کی دو گردشیں ہیں : اوّل محوری گردش جس کے تحت زمین اپنے گرد گھوم رہی ہے اور دن اور رات پیدا ہونے کا عمل ہو رہا ہے ۔ دوم سورج کے گرد زمین کی دوری گردش جو سال بھر میں مکمل ہوتی ہے ۔ چونکہ زمین کی محوری

گردش کا سوال نہیں اُٹھایا گیا بلکہ اس کی صرف دوری یا سالانہ گردش پر اعتراض کیا گیا ہے اس لئے ہم اپنی بحث کو صرف زمین کی دَوری گردش تک محدود رکھیں گے۔

ماہرین فلکیات یہ جانتے ہیں اور انھوں نے اپنے علم اور آلات کی مدد سے یہ معلوم کیا ہے کہ سورج سے زمین کا اوسط فاصلہ ۹ کروڑ ۲۹ لاکھ میل ہے۔ مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ سال کے دوران یہ فاصلہ معمولی سا گھٹتا بڑھتا بھی ہے۔ ہر سال ۲ جنوری کو زمین سورج سے قریب ترین ہوتی ہے جب کہ اس کا فاصلہ ۹ کروڑ ۱۳ لاکھ میل ہوتا ہے اور ۴/۵ جولائی کو زمین سورج سے بعید ترین مقام پر موجود ہوتی ہے جہاں اس کا فاصلہ ۹ کروڑ ۴۵ لاکھ میل ہوتا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ زمین سورج کے گرد دائرے کی بجائے قدرے بیضوی مدار میں اپنا سفر مکمل کرتی ہے اور سورج اُس مدار کے مرکز میں نہیں بلکہ ایک طرف کو تھوڑا سا ہٹ کر موجود ہے۔ یہ بیضوی راستہ ریاضی کی اصطلاح میں قطع ناقص یا Ellipse کہلاتا ہے جس کی چند معروف خصوصیات ہوتی ہیں۔

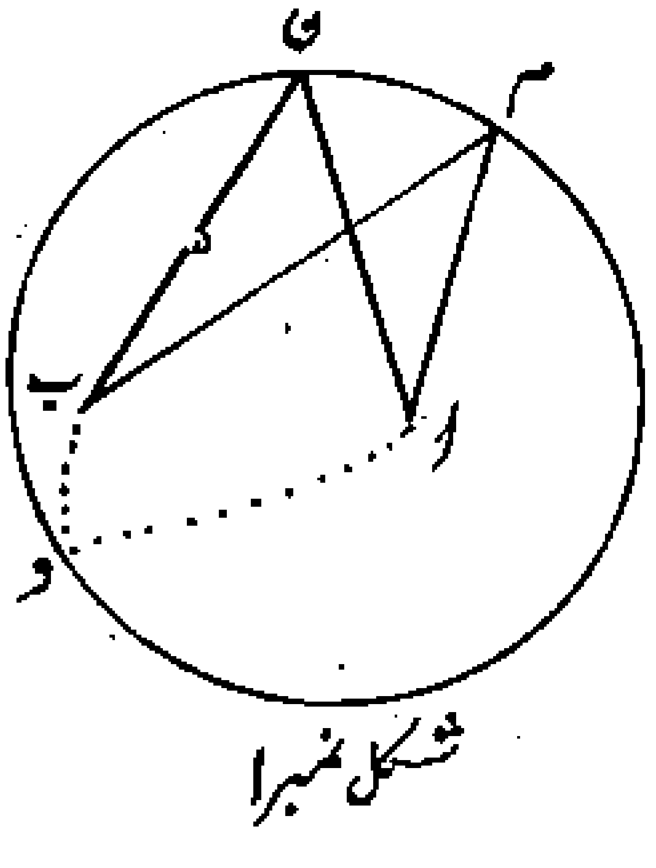

شکل نمبر ا

مثلاً اس بیضوی شکل یعنی ELLIPSE کے اندر دو نقطے ایسے ہوتے ہیں کہ بیضوی شکل پر واقع کسی بھی نقطے سے ان دو نقاط کے فاصلوں کا مجموعہ یکساں رہتا ہے۔ یہ دو نقطے اس ellipse کے نقاطِ ماسکہ یا Focii کہلاتے ہیں۔ شکل نمبر ا میں ا اور ب بیضوی شکل کے Focus ہیں۔ چنانچہ اوپر بیان کردہ خصوصیت کے مطابق اگر ہم بیضوی شکل پر چند نقطے م، ن، و وغیرہ لیں تو

م ا + م ب = ن ا + ن ب = و ا + و ب وعلیٰ ہذا القیاس۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ایک یورپی ماہر فلکیات کیپلر (Kepler) نے ۱۶۰۹ء سے ۱۶۱۸ء تک کے عرصے میں سیاروں کی حرکت کے تین قوانین معلوم کئے تھے جن میں پہلا قانون یہ ہے کہ سیارہ سورج کے گرد ایک بیضوی شکل (ellipse) کے راستے یا مدار پہ گردش کرتا ہے، جب کہ سورج اس مدار کے ایک نقطہ ماسکہ یعنی Focus پر موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ زمین کا راستہ بھی بیضوی ہے جیسا کہ شکل نمبر۲ میں واضح کیا گیا ہے۔ ۲ جنوری کو زمین نقطہ ق پر یعنی سورج سے قریب ترین اور ۵ جولائی کو نقطہ د یعنی سورج سے انتہائی دور ہوتی ہے۔ فاصلے کی اس تبدیلی کی وجہ سے ماہ جنوری میں سورج کی ٹکیہ کا سائز معمول سے کچھ زیادہ اور جولائی میں ٹکیہ قدرے چھوٹی نظر آتی ہے۔ لیکن چونکہ سورج سے زمین کے فاصلے میں کمی بیشی بہت معمولی (۳٫۴۴ فیصد) ہوتی ہے اس لئے سورج کی ٹکیہ کے سائز میں فرق کوئی شخص محض خالی آنکھ سے دیکھ کر ہرگز محسوس نہیں کر سکتا بلکہ فلکیات کے نہایت حساس آلات سے کی گئی پیمائش کے ذریعے ہی اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

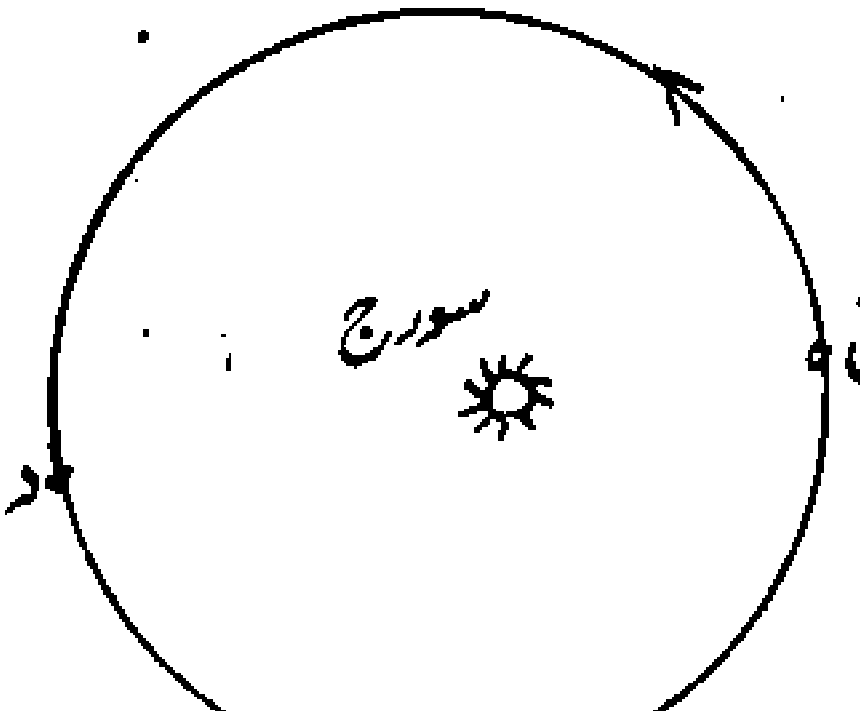

شکل نمبر۲

کیپلر کے دریافت کردہ دوسرے قانون کے مطابق ہر سیارہ اس انداز میں حرکت کرتا ہے کہ سیارے کو سورج سے ملانے والا خط ایک مقررہ عرصہ میں ہمیشہ ایک ہی رقبہ عبور کرتا ہے۔ اس بات کو شکل نمبر۳ میں واضح کیا گیا ہے۔ اگر ایک مقررہ مدت (مثلاً بیس دنوں) میں زمین نقطہ ا سے ب تک سفر کرتی ہے تو آگے چل کر وہ نقطہ ج سے د تک پھر بیس دنوں میں اتنا چلے گی کہ رقبہ ا ب س = رقبہ ج د س اس قانون کی رو سے

Marfat.com
Marfat.com

زمین (یا کسی اور سیارے) کی اپنے مدار میں رفتار ہر چکر میں قدرے کم اور زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ سورج سے قریب ترین مقام پر رفتار زیادہ اور بعید ترین نقطے پر رفتار سب سے کم ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سورج پر جو زاویہ ایک معینہ عرصہ (مثلاً ۲۴ گھنٹوں) میں بنتا ہے وہ بھی سورج سے قریب ترین نقطے پر زیادہ اور بعید ترین نقطے پر کم ہوتا ہے۔ اسے ہم سیارے کی زاویائی رفتار کہتے ہیں۔ چنانچہ جنوری میں زمین کی زاویائی رفتار ″۸ ′۱ °۱ یعنی ایک ڈگری ایک منٹ اور آٹھ سیکنڈ پر یومیہ ہوتی ہے جب کہ جولائی میں زاویائی رفتار فی دن ″۱۴ ′۵۷ °۰ ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ ایک ڈگری کا $\frac{1}{60}$ حصہ منٹ کہلاتا ہے اور اسے ایک لکیر (′) سے ظاہر کیا جاتا ہے اور ایک منٹ کا $\frac{1}{60}$ حصہ ایک سیکنڈ ہوتا ہے جسے دو لکیروں (″) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

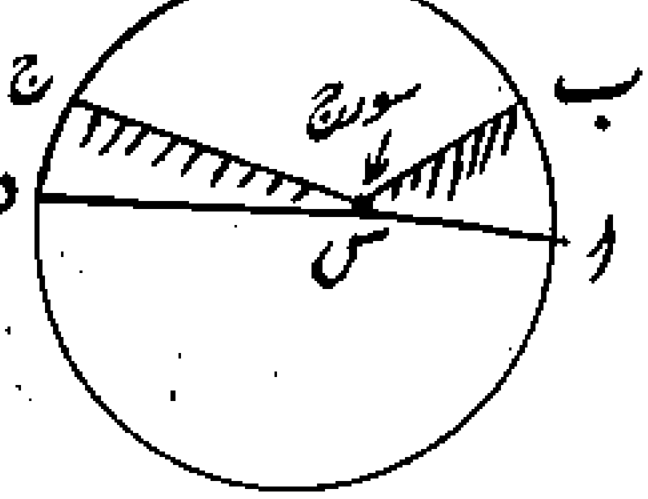

شکل نمبر ۳

جتنے عرصے میں زمین سورج کے گرد اپنے معیار کا ایک چکر مکمل کرتی ہے اسی عرصہ میں وہ بلحاظ سورج اپنے محور پر ۳۶۵ مکمل چکر اور تقریباً ایک چوتھائی مزید چکر لگاتی ہے۔ گویا کہ ایک دوری گردش کے دوران زمین پر ۳۶۵ دن رات اور ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۶ سیکنڈ (۳۶۵.۲۴۲۲ دن) گزر جاتے ہیں۔ یہ محض اتفاق ہے کہ سال میں دنوں کی یہ تعداد قریب قریب وہی ہے جو ایک دائرے کے مرکز پر ڈگریوں کی تعداد ہے یعنی ۳۶۰۔ دائرے کے چکر کو ۳۶۰ ڈگریوں میں تقسیم کرنے کا طریقہ انسان نے رواج دیا مگر زمین پر سال بھر میں دنوں کی تعداد اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے۔ یہ سوچنا غلط ہے کہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

سال میں ۳۶۰ دن ہونے چاہئیں یا دائرے میں ۳۶۵ ڈگریاں ہونی چاہئیں اور اگر یہ دو مقداریں برابر نہیں ہیں تو اس وجہ سے زمین کی سالانہ گردش سے ہی انکار کر دیا جائے۔ زمین کے علاوہ آٹھ سیارے اور بھی تو ہیں۔ یہ سب کیپلر کے دریافت کردہ قوانین کے مطابق اپنے اپنے مداروں پر گردش کر رہے ہیں۔ ہر سیارے کی محوری گردش کی مدت اور دوری گردش کا عرصہ جدا جدا ہے۔ مثلاً سیارہ مریخ ہمارے پیمانۂ وقت کے مطابق ۲۴ گھنٹے ۳۷ منٹ میں اپنے محور پر گھومتا ہے جب کہ اپنے مدار (جو زمین سے بڑا ہے) کا ایک چکر وہ ۶۸۷ دنوں میں پورا کرتا ہے۔ حساب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مریخ کے ایک سال کے دوران اس کے اوپر ۶۷۰ دن اور راتیں گزرتی ہیں۔ اسی طرح سیارہ مشتری کا سال ہمارے ۴۳۳۲ دنوں کے برابر ہے جب کہ اس کا ایک دن ہمارے ۹ گھنٹوں اور ۵۰ منٹوں کے برابر ہے۔ مختصراً یہ کہ ہر سیارے کی اپنی اپنی محوری اور دوری مدتیں ہیں جو خالقِ کائنات کی مقرر کردہ ہیں۔ دائرے کی ۳۶۰ ڈگریوں کے ساتھ ان کی کوئی مساوات نہیں بنتی۔ اگر کسی انسان نے زمین کی گردشوں کو مقرر کیا ہوتا تو وہ شاید دنوں کے حساب کتاب کی سہولت کے لئے سال میں زمین کی ۳۶۰ مرتبہ محوری گردش مقرر کر دیتا۔

اس بحث کے بعد یہ کوشش عبث اور بلا جواز ہو جاتی ہے کہ زمین کی دوری گردش سے انکار کے لئے ۳۶۵ دنوں (یا دراصل ۳۶۵٫۲۴۲۲ دنوں) اور دائرے کی ۳۶۰ ڈگریوں کے فرق کو بہانہ بنایا جائے۔ نہ تو یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ زمین سورج کے گرد ایک دن میں عین ایک ڈگری زاویے کے برابر گردش کرتی ہے نہ یہ مناسب ہے کہ کسی شخص سے یہ ثابت کرنے کو کہا جائے کہ دائرے کے مرکز پر ڈگریوں کی تعداد ۳۶۵ ہے۔

سورج کے گرد زمین کی سالانہ گردش کو تسلیم کرنے کے لئے ایک دلیل تو یہی ہے کہ دیگر آٹھ سیارے اور ان کے علاوہ ہزارہا سیارچے (چھوٹے چھوٹے

Marfat.com
Marfat.com

سیارے) سب سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں (دیکھئے شکل نمبر۴)

زمین بھی انہی قوانین کی پابند ہے جن کی پیروی یہ دوسرے سیارے اور سیارچے کرتے ہیں۔

سائنسی نقطۂ نظر سے سیاروں کا سورج کے گرد مسلسل گردش کرتے رہنا ضروری ہے۔ بصورت دیگر وہ سب کے سب سورج میں گر جائیں گے اور اس میں مدغم ہو جائیں گے۔

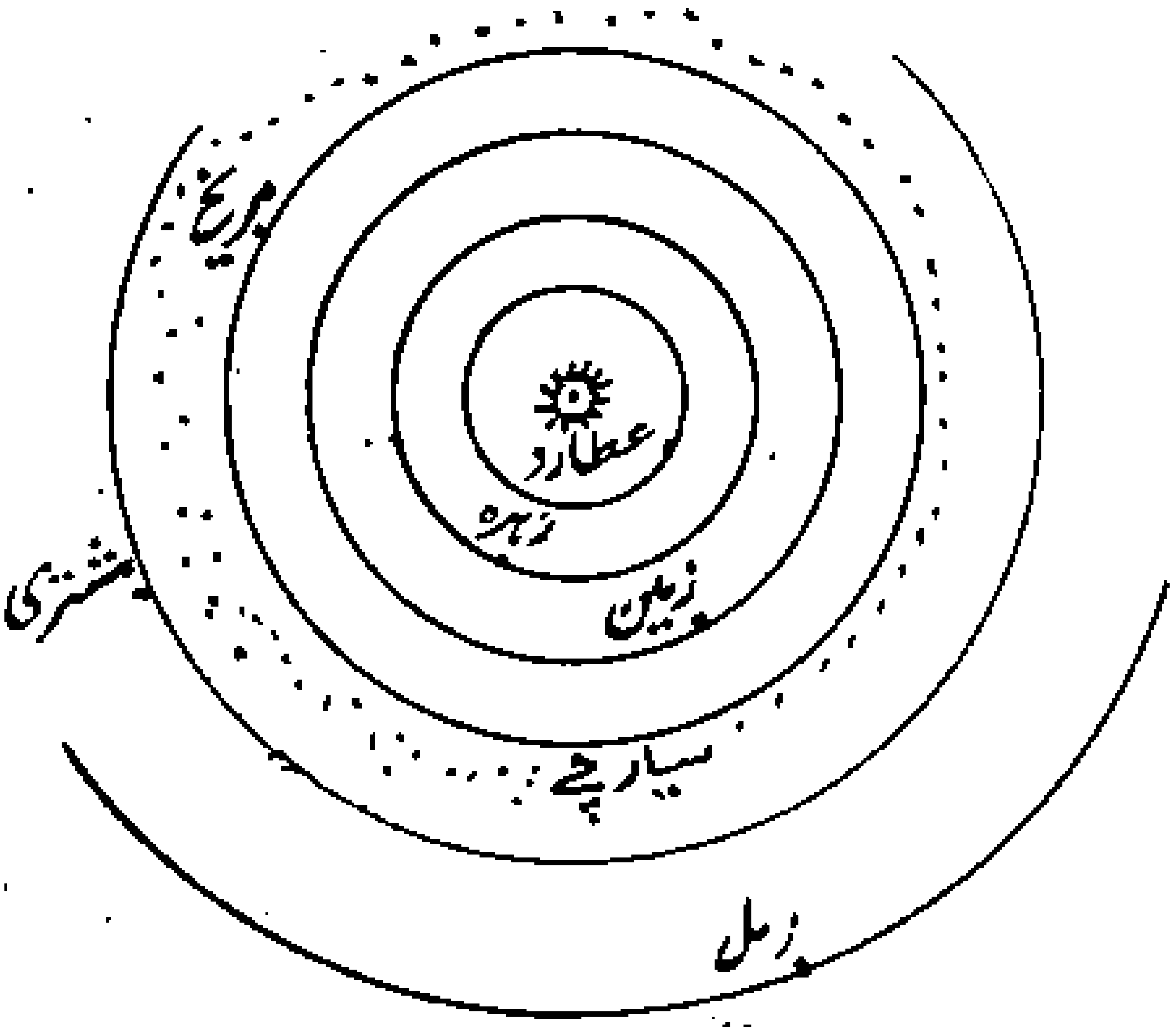

شکل نمبر۴
زحل تک سیاروں اور سیارچوں کے مدار

پھر نہ زمین اور نہ چاند رہیں گے نہ یہ نظام شمسی اپنی موجودہ شکل میں قائم رہے گا۔ سوال یہ ہے کہ گردش نہ ہونے کے باعث سیارے کیوں سورج میں گریں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیوٹن کے دریافت کردہ عالمگیر قانون تجاذب کی وجہ سے، اس قانون کی رو سے تمام اجرام فلکی اور دیگر مادی اجسام ایک دوسرے کو کھینچتے ہیں اور ان کی باہمی کشش کی مقدار ان اجرام میں موجود مقدار مادہ اور ان کے درمیانی فاصلوں پر منحصر ہے۔ دوسرے مظاہر فطرت کی طرح مادی اجسام کی یہ کشش بھی خالق کائنات کی پیدا کردہ ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ اگر سورج اور سیاروں کے مابین کشش کی قوت کسی مرحلہ پر یکدم ختم ہو جائے (جو کہ منشائے ایزدی کے خلاف ہے) تو مختلف سیارے

Marfat.com
Marfat.com

تو مختلف سیارے جس مقام پر موجود ہوں گے وہاں سے سیدھے (مدار پر مماس کی سمت میں) چل پڑیں گے اور نظامِ شمسی منتشر ہو جائے گا۔ سیاروں کی دوری حرکت برقرار رہنے اور سورج کی طرف سیاروں کے کھنچے رہنے کی وجہ سے نظامِ شمسی قائم اور منضبط ہے۔ حرکت ختم ہوتے ہی سورج سیاروں کو کھینچ لے جائے گا اور کشش ختم ہونے کی صورت میں سیارے سورج کو چھوڑ جائیں گے۔

زمین کی سالانہ گردش کا سب سے بڑا مشاہداتی ثبوت وہ مظہر ہے جسے فلکیات کی اصطلاح میں انتقالِ منظر یا ضلالتِ نور (Aberration of light) کہتے ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لئے بارش کی مثال دی جا سکتی ہے۔ تیز ہوا کی غیر موجودگی میں اگر کسی جگہ بارش عموری سمت میں ہو رہی ہو اور کوئی شخص چھتری لئے اس میں کھڑا ہو تو بارش سے بچنے کے لئے اسے چھتری اپنے اوپر عموداً پکڑنی ہو گی۔ لیکن اگر وہ تیز تیز چلنے یا دوڑنے لگے تو بارش کی بوچھاڑ اسے ترچھی آتی ہوئی محسوس ہو گی اور اسے چھتری آگے کی طرف جھکا کر پکڑنی ہو گی۔ اس شخص کی رفتار جتنی زیادہ ہو گی بارش کی سمت میں ظاہری تبدیلی اتنی ہی زیادہ محسوس ہو گی۔ اسی طرح زمین کی اوسطاً ½ ۱۸ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے دوری گردش کی بنا پر ستاروں سے آنے والی روشنی کی سمت میں بھی ایک ظاہری تبدیلی رونما ہوتی ہے جسے انتقالِ منظر کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ہر ستارہ سال کے دوران اپنا محلِ وقوع تقریباً ″۲۰ تک کی حدود میں بدلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بے شک بے حد خفیف تبدیلی ہے مگر ماہرینِ فلکیات کے دقیق آلات کے ذریعے مشاہدہ میں آ چکی ہے۔

شکل نمبر ۵ میں دکھایا گیا ہے کہ زمین اپنے مدار کے نقطہ ا پر جب ہو تو اس کی حرکت کی سمت نقطہ دار خط اور تیر کے نشان کی طرف ½ ۱۸ میل فی سیکنڈ کی رفتار کے ساتھ ہو گی۔ اس سمت میں جو ستارے موجود ہوں گے اُس وقت ہم اسی رفتار سے ان ستاروں کی طرف جا رہے ہوں گے مگر

Marfat.com

ہمیں یوں محسوس ہوگا کہ ہم تو نہیں جا رہے بلکہ وہ ستارے ۱۸½ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ہماری طرف آ رہے ہیں۔

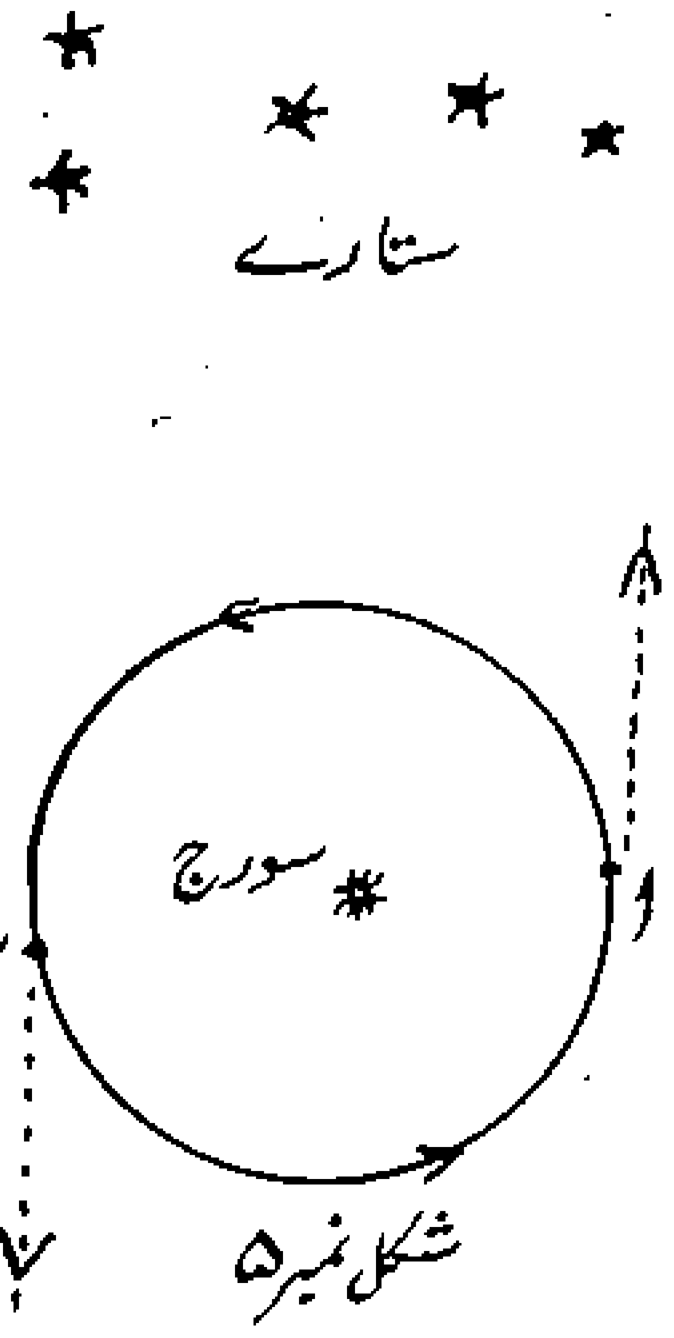

شکل نمبر ۵

چھ ماہ کے بعد زمین نقطہ ب پر پہنچ جائے گی اور یہاں ہماری حرکت کی سمت انہی ستاروں کے لحاظ سے پہلے کی نسبت اُلٹ ہو جائے گی۔ بالفاظ دیگر وہی ستارے اب چھ ماہ بعد ۱۸½ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ہم سے دور جاتے نظر آئیں گے۔

ستاروں کی اس ظاہری رفتار کی پیمائش کے طریقے اور ذرائع ماہرینِ فلکیات کے پاس موجود ہیں لیکن یہاں ان کی وضاحت کی گنجائش نہیں۔ مشکل یہ ہے کہ محدود جگہ اور مختصر وقت میں سائنس کے کن کن مظاہر اور تجربات کو وضاحت کے ساتھ سمجھایا جائے۔ ان مسائل کو سمجھنے کے لئے قاری کے پاس بہت سی بنیادی معلومات پہلے سے موجود ہوں اور اس کا اگر ایک مناسب علمی پس منظر بنا ہو تو بات پوری طرح اس کی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کسی بھی مضمون میں اور خصوصاً سائنسی مضامین میں اگر مبادیات سے ہٹ کر درمیان میں سے کسی مسئلہ کو بیان کرنا شروع کریں تو پڑھنے یا سننے والا اس مسئلے کو سمجھ نہ سکے گا۔ اس لئے ہم اس بحث کو اب ختم کرتے ہیں۔ اگر آپ کی قائم کردہ اوپن یونیورسٹی کے کچھ حضرات گردشِ زمین کے مسئلے پر شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں اور اب بھی اسے سمجھنے سے قاصر ہوں تو ہماری طرف سے انہیں یہ دعوت دی جاتی ہے کہ وہ کسی طے شدہ دن اور وقت پر ہمارے شعبہ میں تشریف لائیں اور کچھ وقت یہاں صرف کریں تاکہ ہم

Marfat.com
Marfat.com

انہیں الف سے ی تک تمام متعلقہ باتیں سمجھا سکیں۔ اگر کوئی شخص بات کو سمجھنے کی کوشش کئے بغیر میں نہ مانوں کی رٹ لگائے رکھے تو پھر یہ اس کا اپنا اختیار ہے۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا مخلص
محمد انور بھٹی

بخدمت محمد اکرم عربی۔
حکیم چانسلر محمدن طبی اوپن یونیورسٹی۔
قلعہ لچھمن سنگھ۔ راوی روڈ۔ گلی نمبر ۳۵۔ لاہور ۲۔

Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمدن طبّی اوپن یونیورسٹی

قلعہ لچھمن سنگھ۔ راوی روڈ۔ گلی نمبر ۳۵۔ لاہور ۲۔

جناب وفاقی وزارت تعلیم بذریعہ انچارج شعبہ فلکیات، پنجاب یونیورسٹی لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کے ۱۵ نومبر ۱۹۸۲ء کے طفلانہ جواب کا مذاق اڑائے بغیر یہ بات کہتا ہوں کہ سورج اور زمین کی گردش کا تنازعہ اس طرح قائم ہے جس طرح مسلمان اور رحمۃ للعالمین اتحادی یعنی یہودی، ہندو اور عیسائی موجود ہیں۔ حضور نے سورج کو مقام عصر پر دوبارہ واپس لاکر یہ ثابت کر دیا تھا کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔

ہم وزارت تعلیم کو یہودی چٹکلوں کی تلقید سے منع کرنے کی بجائے حقائق کی نشاندہی کرنا اپنا اوّلین فریضہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ طعنہ دیئے بغیر کہ کونسے ماہرین فلکیات سورج پر جاکر ۹ کروڑ ۲۹ لاکھ میل کی پیمائش کرکے آئے ہیں۔ نیز ELLIPS اور کیپلر KEPLER یہودیوں کے خودساختہ قوانین پر تنقید کرنے کی بجائے ہم مشفقانہ رویہ اپناتے ہیں۔ نیز ہمیں اس بات پر بھی ہنسی نہیں آتی کہ ۲ جنوری کو جب سورج زمین کے قریب ترین واقع ہوگا تو زمین کی طبیعت گرم ترین ہوگی۔ یعنی موسم گرما ہونا چاہیئے اور اسی طرح ۷/۴ جولائی کو موسم سرما ہونا چاہیئے۔ لہٰذا محمدن طبی اوپن یونیورسٹی وزارت تعلیم کے شعبہ پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر کو اپنا کم علم شاگرد شمار کرکے خطاؤں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ پس وزارتِ تعلیم کی وضاحت کی بقیہ خامیوں کو ہنوز پس پشت پھینک کر اصل نزاع کی طرف آتے ہیں۔ تاکہ وزارتِ تعلیم مسلمان قوم کو یہودی من گھڑت چٹکلوں کی روش پر گامزن کرنے کی بجائے حقائق ودلائل کی جانب توجہ دلانے میں کوشاں ہو اور پاکستان ایسے غریب ملک کا سرمایہ من گھڑت چٹکلوں کی نذر ہونے سے محفوظ رہے۔

یونانی فلسفہ کے ماہرین نے زمین کی دوری گردش کے مفروضے میں مدار کو بیضوی

شکل قرار دیا ہے۔ اس لئے طبعی اور ریاضی اصول کی رو سے بیضوی مرکز کا مدار بیضوی شکل کا ہوگا اور گول مرکز کا مدار گولائی میں ہوگا۔

مثالیں:۔

بیضوی:۔

(۱) نطفہ کا انڈہ بیضوی شکل کا ہوتا ہے اور انڈے سے جانور بیضوی شکل کا خارج ہوتا ہے۔
یعنی کچھوے کا انڈہ گول اور مرغی کا انڈہ شکل کے مطابق بیضوی ہوتا ہے۔

(۲) انڈے کو لے کر انڈے کے گرداگرد برابر برابر فاصلہ رکھ کر ایک دائرہ کھینچیں دائرہ کی شکل ملاحظہ کریں تو مدار بیضوی شکل کا دکھائی دے گا۔

(۳) رہٹ میں جوتا ہوا بیل رہٹ کی مرکزی گول لٹھ کے گرداگرد گول دائرہ بناتا ہے۔ جس کے مدار کی شکل گول ہوتی ہے۔

(۴) ایک چکور تختی لیں۔ چاروں کونوں اور سطوحات سمیت برابر کا فاصلہ چھوڑ کر لکیر لگائیں تو یہ دائرہ چکور شکل کا حاصل ہوگا۔
سورج کی شکل گول ہے۔ بیضوی مدار کا مفروضہ من گھڑت ثابت ہوتا ہے۔
اب آیئے ہم بیضوی مدار ہی کو لے کر زمین کی گردش کے مفروضہ کی تکذیب کرتے ہیں اور یہ بات خود وزارت تعلیم کی اس مساوات سے بھی ثابت ہے کہ رقبہ الف ب س = رقبہ ج د س یعنی مرکز کی نزدیکی رقبہ = نزدیکی رقبہ : مرکز کے دوری رقبہ یعنی محوری گردش : دوری گردش
اس طرح مدار کا بیضوی رقبہ : مدار کا گول رقبہ۔
یاد رہے اس وقت ہم زمین کی سالانہ گردش یا دوری گردش کے مفروضہ کا جائزہ لے رہے ہیں۔ زمین کی دوری گردش کا تعلق مرکزی شعاعوں سے ہے۔ کیونکہ زمین جس قدر مرکزی شعاعوں کو عبور کرے گی اس قدر زمین کی رفتار شمار ہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ مرکزی شعاعوں کا تعلق محوری گردش سے ہے۔ کیونکہ مرکزی شعاع

Marfat.com

کے وقفہ کو دن کہتے ہیں۔ اس ضمن میں ہمیں بیضوی شکل کے یونانی مفروضہ میں اس بات کو پیشِ نظر رکھ کر تمام شعاعوں کا وقفہ معلوم کرنا ہے۔ کہ سورج بیضوی مدار کے دائرے میں ایک طرف کو واقع ہے۔ پس شکل یہ ہوگی۔

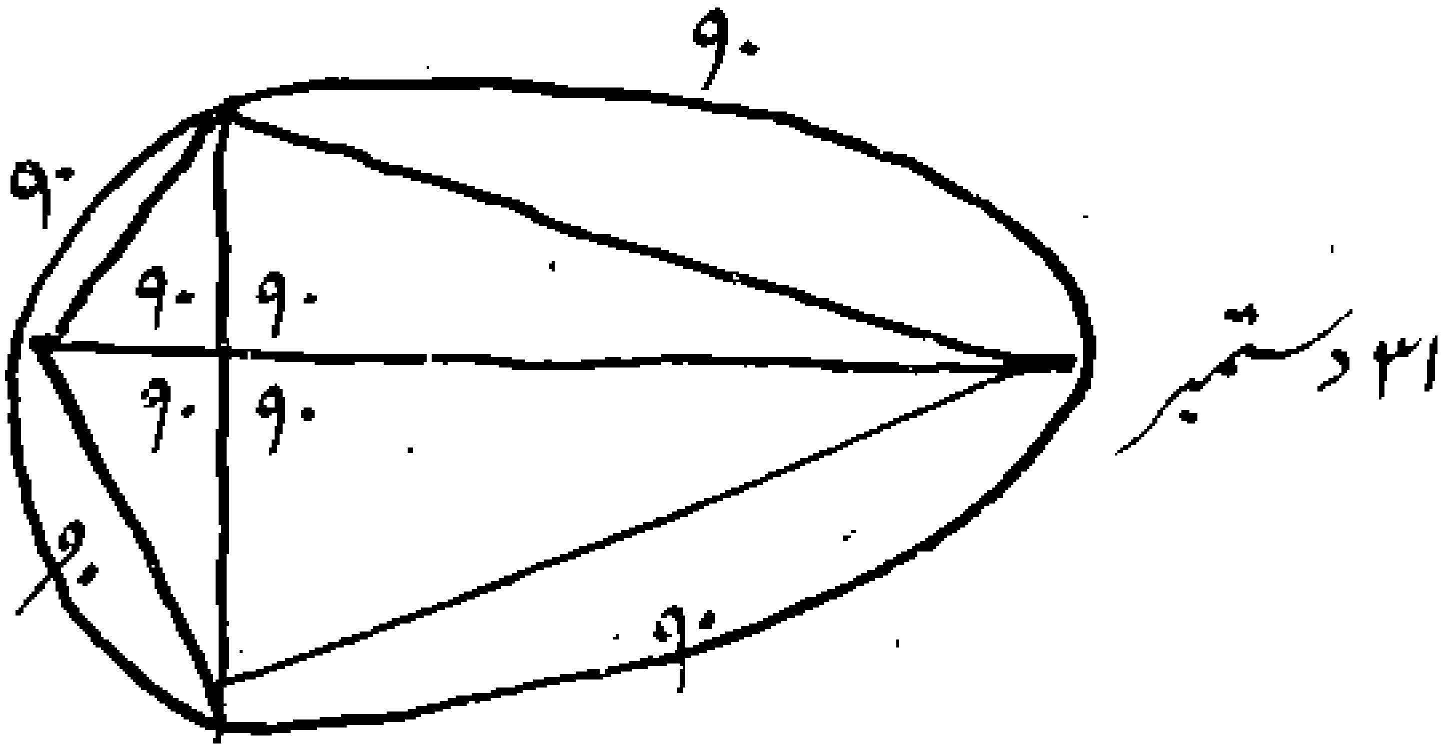

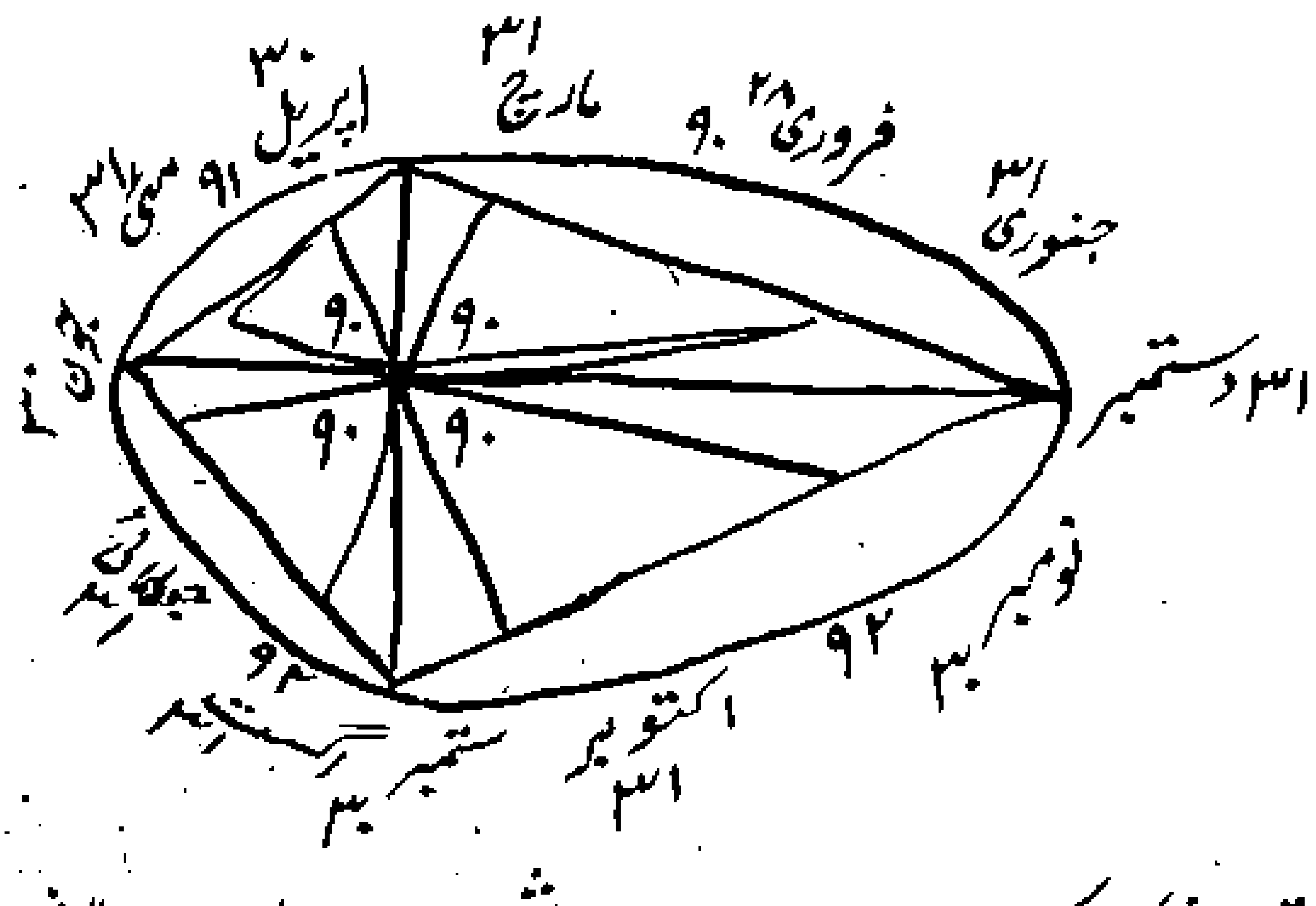

حقیقی شکل کے ضابطہ میں ‏ ‏ ‏ ‏ شمسی ضابطہ یعنی یونانی

شعاعوں کی کل تعداد ‏ ‏ ‏ ‏ خود ساختہ مفروضہ کے ضابطہ میں

360 : 90+90+90+90 یعنی مادہ شعاعوں کی کل تعداد =

365 : 92+92+91+90 یعنی ہمارے

ہمارے سامنے بیضوی مدار والا دائرہ ہے۔ جس کے مرکز سے زیادہ سے

زیادہ ۳۶۰ شعاعیں خارج ہوتی ہیں۔ لہٰذا اگر زمین سورج کے گرد گردش کرتی

Marfat.com

۲۔ دمبر کو زمین سورج کی زیادہ سے زیادہ ۳۶۰ شعاعوں کا سامنا کر سکے گی اور یہ
مرکز کی تمام شعاعیں ہیں۔ کیونکہ مرکز سے ۳۶۰ شعاعوں سے زیادہ خارج نہیں
ہوتیں اور شعاعوں کا الگ الگ وجود ہم اس وقفہ کے علاوہ کسی آلہ سے ثابت نہیں
کر سکتے۔ جس وقفہ میں زمین سورج کے مدار پر سورج کی شعاعوں کا سامنا کرتی ہے۔
اس وقفہ کو ایام یا دن کا نام دیا گیا ہے۔ یاد رہے دوری گردش مرکز کی فاصلہ پر گردش
ہے اور محوری گردش مرکز کی نزدیکی پر گردش ہے۔ دوری گردش سے بڑا وقفہ بنتا ہے۔
محوری گردش سے چھوٹا وقفہ بنتا ہے۔ ایام کا یونٹ قدرتی طور پر کیونکہ

۶عصلماسرۃ ۵ تکبیر یا ۱۲ × ۵ = ۶۰ منٹ

۶عصلاعہ : ۵ تکبیر یا ۱۲ × ۵ = ۶۰ منٹ

اور ۵ للہ ۵ : ۵ تکبیر یعنی ۶۰ × ۶۰ : ۳۶۰
تکبیر یا منٹ

اب ایام کی یہ تعداد کی اکائی یا للہ ترعہ = سال یوم یا ۳۰ × ۱۲ = ۳۶۰ یوم
یوم یعنی وقفہ کا دائرہ = ۳۶۰ تکبیر یعنی منٹ کے دائرہ کے یا نزدیکی رقبہ:
دوری رقبہ یعنی دوری دائرہ : محوری دائرہ یاد رہے رقبہ ۹ ب س : رقبہ ج د س
اصول مادہ کی مطابقت کا ہے۔ یعنی اگر کوئی مرکز اپنے یعنی محور کے گرد چکر لگائے
اس مرکز کے گرد یعنی دوری پر کوئی برابر برابر فاصلہ میں چکر لگائے تو وقفوں کی یا
شعاعوں کی تعداد کی نسبت دوری اور محوری رفتار میں یکساں ہو گی۔ یعنی طبعی اصول
محوری گردش سے دوری گردش پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً گیند اپنے محور کے گرد چکر
دوری فاصلہ ظاہر کرتا ہے۔

محوری گردش : دوری گردش :-

دوری گردش کی شعاعیں یا وقفوں کی تعداد = سال یا ۳۶۰ ایام
محوری گردش کی شعاعیں یا وقفوں کی تعداد = سال یا ۳۶۰ تکبیر یا منٹ
یعنی ایام کی نسبت منٹ کی نسبت یاد رہے مساوات

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

رقبہ الف ب س = رقبہ ج د س جو کہ پہلے ہی متفقہ ہے۔
لیکن ۳۶۵ ایام میں زمین کی دوری گردش کی شعاعوں یا وقفوں کی تعداد
زمین کی محوری یا روزانہ گردش کی شعاعوں یا وقفوں کی تعداد = سات یعنی
۲۴ تکبیر یا منٹ ہے۔ لیکن سات ≠ سات یعنی ۳۶۵ ≠ ۳۶۰
لہذا ایک شے کی دو گردشوں کا اختلافی مبدأ یا پوئنٹ اس بات کا ثبوت
ہے کہ وہ شے حرکت نہیں کر رہی۔ بلکہ دو اقسام کی حرکتوں کو الگ الگ اطراف میں
اپنے اندر سے خارج کر رہی ہے۔ کیونکہ زمین کی محوری گردش ≠ دوری گردش اس لئے
زمین گردش نہیں کرتی بلکہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔

موسموں کا تغیر:۔

سورج اور چاند کی زمین کے گرد شمالاً جنوباً حرکت سے موسم ظہور پذیر ہوتے
ہیں مثلاً ۔
جب سورج جون میں خط استوا پر گردش کرتا ہے تو موسم گرما ہوتا ہے۔
جب چاند دسمبر میں خط استوا پر گردش کرتا ہے تو موسم سرما ہوتا ہے
اب یہودی فلسفہ کے ماہرین بتائیں کہ
جب سورج خط استوا پر ہوتا ہے تو چاند خط جدی پر ہوتا ہے۔
جب چاند خط استوا پر ہوتا ہے تو سورج خط جدی پر ہوتا ہے۔
دونوں سیاروں میں سے کوئی سیارہ کبھی بھی خط سرطان پر گردش نہیں کرتا۔ ان دو
اشکال کا فقط دو نقاط کے درمیان شمالاً جنوباً حرکت کرنا۔ اس بات کا حتمی ثبوت ہے کہ
دونوں سیارے اپنی جگہ بدلتے ہیں اور حرکت کرتے ہیں۔ کیونکہ شمالاً جنوباً دو نقاط پر
جگہ تبدیل کرنے میں زمین کسی صورت بھی ملوث نہیں کی جا سکتی۔
یہودیوں کے اس مفروضہ کی تکذیب کہ دائرہ کو ۳۶۰ ڈگریوں میں تقسیم کرنے کا
طریقہ انسان نے رواج دیا ہے۔ یوں ہو جاتی ہے کہ سورج کی زمین کے گرد گردش

Marfat.com

۳۶۵ چکر یا ساڑھے چکر یا ایام اور چاند کی زمین کے گرد گردش ۳۵۵ چکر یا ساڑھے چکر یا ایام ہم چاند اور سورج کو اپنی مرضی سے طلوع یا غروب نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ۳۵۵ چکر یا ساڑھے چکر اور ۳۶۵ چکر یا ساڑھے چکر کا وسطانیہ قدرتی پیمانہ ہو گا۔ پس قمر کی رفتار ساڑھے چکر یا ۳۵۵ یوم یا چکر یا دائرے

شمس کی رفتار ساڑھے دائرے یا ۳۶۵ یوم یا چکر یا دائرے

دو اعداد کا مجموعہ = مجموعہ یا $\frac{۷۲۰}{۲}$ = ساٹھ دائرے یعنی ۳۶۰ دائرے

اوسط = ساٹھ تکبیرات = ساٹھ یوم چکر یا ۳۶۰ ڈگری

لیکن $\frac{\text{ساٹھ}}{۳۶۰}$ یوم یا دائرے کسی صورت بھی ممکن نہیں ہیں اس لیے یہ ثابت ہوا کہ زمین کسی صورت بھی حرکت نہیں کرتی کیونکہ ۳۶۰ ڈگری مرکز کی خصوصیت ہے اور یہ سورج میں نہیں پائی جاتی۔ اس لیے سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔ کیونکہ سورج کی طبیعت ۳۶۵ ڈگری ہے۔

محمڈن طبی اوپن یونیورسٹی امید کرتی ہے کہ وزارت تعلیم مسلمانوں ہی کے سرمایہ سے گمراہ کرنے کی پالیسی ترک کر دے گی اور قرآن الحکیم اور پیغمبر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ترک کر دے گی۔ ورنہ نتائج غیر مسلم کے خلاف برآمد ہونگے۔

محمڈن بی اوپن یونیورسٹی

مورخہ ۲۱/۱۱/۸۲ — چانسلر محمد اکرم عربی

I. نقل شعبہ فلکیات پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

II. کاپی وفاقی وزارت صحت اسلام آباد ہیلتھ ڈویژن۔

وزارت تعلیم کو محوری گردش اور دوری گردش میں ربط کا اختلاف ختم کر کے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ زمین ہی محور پر گردش کرتی ہے اور زمین ہی سورج کے گرد دوری گردش کرتی ہے۔ اگر ایسا کرنے میں ناکام ہے تو ایسی وزارت تعلیم اسلامی مملکت کیلئے نہیں ہو گی جس مملکت کا آئین اسلام کے احیاء کا ذمہ دار ہو۔

(عالمی تحریک)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

تجربہ (۴)

ایک کیتلی میں پانی لے کر اوپر ڈھکن رکھ دیں اور اس کو ہیٹر پر رکھ دیں۔ کچھ دیر بعد ڈھکن اوپر اچھلنا شروع ہو گا اور بھاپ باہر خارج ہو کر خلا میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ اب بتایئے ڈھکن حرارت پر گرتا ہے یا حرارت ڈھکن کو دور دھکیلتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سورج میں سیاروں کا ربط بالکل غلط ہے۔

تجربہ (۵)

پانی کی ہم برف بنا سکتے ہیں۔ کیا بجلی کی لہروں کی کوئی شے بنا کر پیش کر سکتے ہو۔

تجربہ (۶)

ایک ہڈی لیں۔ اس کا وزن کر لیں۔ پھر آگ میں خاکستر کر کے دوبارہ وزن کریں۔ وزن بہت کم ہو چکا ہو گا۔ پس معلوم ہوا کہ حرارت وزن کم کرتی ہے۔ ہڈی کو توڑ کر دیکھیں ریت کی مانند بھر بھری ہو چکی ہو گی۔ پس معلوم ہوا کہ حرارت قوت کشش کو ختم کرتی ہے۔ ہڈی کی شکل سفید ہونے کی بجائے خاکستری ہو چکی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آگ شکل کو زائل کرتی ہے۔

پس مسلمانوں کے نزدیک آگ اس لئے خارج کرنے کا حکم ہے اور علاج معالجہ کی بنیاد بھی آگ کے اخراج پر ہے۔ کیونکہ آگ کی طبیعت فانی ہے اور نور یعنی ٹھنڈک کی طبیعت دائمی ہے۔

حرارت مادہ کی ادنیٰ سی خصلت ہے۔ ایک ادنیٰ خصلت کو مرکز قرار دینا بیوقوفی ہے۔

فقط آپ ہی کا استاد

(حکیم محمد اکرم عربی)

کاپی۔

(۱) وفاقی وزارت تعلیم۔ اسلام آباد۔

(۲) وفاقی سیکرٹری، وزارت صحت، اسلام آباد۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

محمدن میڈیکل اوپن یونیورسٹی کی دینی مطبوعات

۶۔ شریعت کی جنگ یونان و اسلام کے درمیان ہے۔ قیمت ۳ روپے

۷۔ مسائل روزہ قیمت : ۵ روپے

۸۔ مسائل عید قیمت : ۵ روپے

۹۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا آرڈیننس نظریۂ پاکستان کی وضاحت کرتا ہے۔
قیمت ۵ روپے

۱۰۔ اسلامی طبی تعلیم پر معالج وزارت تعلیم کے شکر گزار ہیں۔ قیمت ۵ روپے

کتابچہ نبی اُمی ۵ روپے

کتابچہ قرآن خالق ہے یا مخلوق ہے ۵ روپے

ان کتب کے علاوہ دیگر دینی مسائل کی کتب جلد تیار ہو رہی ہیں۔
رقم قیمت کتب کے علاوہ خرچہ ڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔

منجانب

محمدن میڈیکل اوپن یونیورسٹی

۶۰۔ راوی روڈ لاہور نمبر ۲